سوال

(580) بعض وجوہات کی بنا پر عدت میں تاخیر کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری عمر چالیس سال ہے۔ میں شادی شدہ ہوں اور میرے پانچ بچے ہیں۔ 12 مئی 1985ء م کو میرے خاوند کا انتقال ہوگیا لیکن بعض اعمال کی وجہ سے، جو میرے خاوند اور بچوں کے متعلق تھے، میں عدت نہ گزار سکی لیکن چار ماہ گزرنے کے بعد میں نے 12 ستمبر 1985م سے عدت گزارنا شروع کی مگر میں عدت کا ایک مہینہ گزار پائی تھی کہ مجھے ایک حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے میں گھر سے باہر نکلنے پر مجبور ہوگئی۔ کیا یہ مہینہ عدت میں شمار ہوگا؟ کیا میرا یوں، یعنی خاوند کی وفات کے چار ماہ بعد، عدت گزارنا صحیح ہے یا نہیں؟ واضح رہے کہ میں گھر کے اندر کچھ کام سرانجام دیتی ہوں کیونکہ میرے پاس کوئی شخص نہیں ہے جس پر میں گھریلو کاموں کے لیے اعتماد کرسکوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ تمہارا یہ عمل حرام ہے کیونکہ عورت پر واجب ہے کہ جب اسے اپنے خاوند کی وفات کا علم ہو اس وقت سے وہ عدت اور سوگ کا آغاز کرے، اور اس میں تاخیر کرنا اس کو حلال نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذينَ يُتَوَفَّونَ مِنكُم وَيَذَرونَ أَزو‌ٰجًا يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَربَعَةَ أَشهُرٍ وَعَشرًا... ٢٣٤ ... سورة البقرة

"اور جو لوگ تم میں سے فوت کیے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ (بیویاں) اپنے آپ کو چار مہینے اور دس راتیں انتظار میں رکھیں۔"

اور تمہارا چار ماہ تک انتظار کر کے عدت شروع کرنا گناہ اور اللہ عزوجل کی نافرمانی ہے۔ تمہاری عدت میں صرف دس دن شمار ہوں گے اور جو ایام اس سے زیادہ ہوئے تو ان میں تم عدت گزارنے والی نہیں سمجھی جاؤگی، لہذا تم پر لازم ہے کہ اللہ عزوجل سے توبہ کرو اور کثرت سے نیک اعمال بجالاؤ، شاید کہ اللہ تمھیں معاف کردے۔ عدت کا وقت گزرنے کے بعد اس کی قضا نہیں دی جاسکتی۔ (فضیلة الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر515

محدث فتویٰ